اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵

ٹیلیفون نمبر ۹۱

تار کا پتہ = الفضل قادیان

روزنامہ

الفضل

قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت فی پرچہ دو پیسے

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN.

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲۵	۱۶ رمضان المبارک ۱۳۵۶ھ	یوم یکشنبہ	مطابق ۲۱ نومبر ۱۹۳۷ء	نمبر ۲۷۲

کانگرس کی آئین پسندی

آل انڈیا نیشنل کانگرس کی گزشتہ کئی سالہ تاریخ پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس کی اکثریت اس بات پر زور دیتی رہی ہے۔ کہ ہندوستان کو آزادی موجودہ آئین پر عمل کرنے سے نہیں۔ بلکہ اسے توڑنے سے مل سکتی ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ آزادی کے حصول کے لئے کانگرس کی طرف سے ہمیشہ نہ صرف سول نافرمانی۔ اور قانون شکنی کی تائید کی گئی۔ بلکہ اسے عملی جامہ پہنانے کے لئے ہر ممکن کوشش کی گئی۔ چنانچہ کانگرس نے گاندھی جی کی نمک سازی۔ اور اس کے بعد زمینداروں کو مالیہ ادا نہ کرنے کی ترغیب دینے کی جو تحریک شروع کی پوری پوری حمایت کی:۔

سول نافرمانی اور قانون شکنی سے ملک کے سیاسی مفاد کو فائدہ پہونچا یا نقصان؟ ہندوستان اپنی منزل مقصود کے قریب تر ہوا۔ یا دُور؟ ان سوالات کا جواب واقعات اور حالات نے بالکل آسان کر دیا ہے۔ اور شاذ ہی کوئی ایسا شخص ہو۔ جو یہ خیال کرتا ہو۔ کہ سول نافرمانی اور قانون شکنی کی تحریک نے نہ صرف سیاسی۔ بلکہ اخلاقی۔ اور اقتصادی لحاظ سے بھی ملک کو نقصان نہیں پہونچایا۔ سول نافرمانی اور آئین شکنی کے مسلک کی غیر معقولیت اور اس کے نقصانات کا اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے۔ کہ خود گاندھی جی جو کسی وقت اس کے سب سے بڑے حامی۔ بلکہ موجد تھے۔ آج اسے کلیۃً ترک کر چکے۔ اور اس کی بجائے آئینی ذرائع کے پُرزور موید بن گئے ہیں۔ کانگرس کے مسلک میں عظیم الشان تبدیلی اس بات کا کافی ثبوت ہے۔ کہ آئین شکنی اور عدم تعاون ایک ناکام اور مضر حربہ تھا۔ جو غصہ اور ناراضگی کے اظہار کے لئے اختیار کیا گیا۔

کانگرس کے طریق عمل میں یہ خوشگوار تبدیلی اسی وقت سے نشوونما پا رہی تھی۔ جبکہ ہندوستان کے آئین نو کا ڈھانچہ وائٹ ہال میں تیار ہو رہا تھا گو کانگرس کا ایک عنصر اس وقت بھی عدم تعاون کا قائل تھا۔ لیکن اس میں شبہ نہیں۔ کہ سنجیدہ دماغوں میں تعاون کی طرف رغبت اسی وقت پیدا ہوئی۔ جو رفتہ رفتہ مضبوط ہوتی چلی گئی۔ اور یہ اسی رجحان کا نتیجہ ہے۔ کہ بالآخر کانگرس کے ارباب حل وعقد نے وزارتیں قبول کرنے کی اجازت دے دی۔ اور یہ فیصلہ کر دیا۔ کہ کانگرسی اکثریت کے صوبوں میں کانگرسیوں کو وزارتیں قبول کر لینی چاہئیں۔ چاہیئے بھی یہی تھا۔ کیونکہ ملک کی خدمات کا یہ بہت عمدہ موقعہ تھا۔ جسے ضائع نہیں کرنا چاہیئے تھا۔ اور تھوڑے ہی عرصہ میں کانگرسی وزارتوں نے ثابت کر دیا ہے۔ کہ وہ مفید خدمات سرانجام دے سکتی ہیں:۔

کانگرس کے مسلک میں یہ خوشگوار تبدیلی ان تشدد پسندوں اور دہشت انگیزوں کے رویہ میں بھی منعکس ہو رہی ہے جو بم سازی اور بم اندازی کے باعث جیلوں میں محبوس ہیں۔ چنانچہ ان میں سے بیشتر نے اس امر کا کھلم کھلا اقرار کر لیا ہے۔ کہ اب انہیں تشدد پر اعتماد نہیں رہا۔ اور وہ اس مسلک کو ترک کرنے کا تہیہ کر چکے ہیں۔ گاندھی جی نے بھی ان کی طرف سے یہ اعلان کر دیا ہے۔ کہ وہ اب تشدد کے قائل نہیں رہے بلکہ اس سے کنارہ کش ہو رہے ہیں:۔

اس سے بھی ایک قدم آگے بڑھ کر کانگرسی وزارتیں قانون شکنی کے انسداد کے لئے ازروئے قانون کوشاں ہیں۔ چنانچہ مدراس کے ایک سوشلسٹ لیڈر باٹلی والا پر اس لئے مقدمہ چلایا گیا۔ کہ انہوں نے اپنی تحریر میں تشدد کی تلقین کی۔ اور سشن جج نیلور نے انہیں چھ ماہ قید محض کی سزا دیتے ہوئے فیصلہ میں لکھا ہے۔ کہ مبینہ تقریر سے ملزم کا مقصد عوام الناس کو اس امر کی تلقین کرنا تھا۔ کہ وہ تشدد سے اقتصادی انقلاب برپا کرنے کی کوشش کریں۔

غرض کانگرسی وزارتوں کے موجودہ طریق عمل سے صاف ظاہر ہے۔ کہ وہ عدم تعاون اور قانون شکنی کے مسلک کے انسداد کے لئے کوشاں ہیں۔ اور یہ کانگرس کی پالیسی کے ماتحت کیا جا رہا ہے۔

حکومت بنگال نے بنگال کے گیارہ سو نظربندوں کی رہائی کا جو فیصلہ کیا ہے اس کی بھی بڑی وجہ یہی ہے۔ کہ گاندھی جی کی طرف سے حکومت کو یہ اطمینان دلایا گیا ہے۔ کہ وہ دہشت پسندی کے خلاف عام جذبہ پیدا کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش کریں گے۔ اور نظربندوں کو اس امر کی تلقین کریں گے۔ کہ وہ اپنے سابقہ مسلک کو ترک کر کے تعمیری خدمات سرانجام دیں۔ مسٹر سبھاش چندر بوس نے بھی بنگال کے نام پیغام دیتے ہوئے اسی امر کی تلقین کی ہے۔ ہمیں یقین ہے۔ کہ کانگرس کے مسلک کی یہ خوشگوار تبدیلی ملک کے لئے بہت حد تک خوش آئند ہو سکتی ہے:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصانیف میں آپ کا فوٹو لگانے کی ممانعت

۱۶ نومبر ۱۹۳۷ء کو بعد نماز مغرب سیدنا و امامنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے مولوی ابو الفضل محمود صاحب سے فرمایا کہ آپ جو اپنی شائع کردہ کتابوں وغیرہ کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فوٹو (اور دوسرے فوٹو) لگا دیتے ہیں۔ اس پر بعض لوگوں کی طرف سے اعتراض کیا جاتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس طور پر فوٹو کی اشاعت سے جماعت کو روکا۔ اور اس کے متعلق ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا ہے۔ اور اس میں شک نہیں۔ کہ اس طور پر اس کی اشاعت حضور اقدس کے طریق عمل (اور آپ کی تعلیم) کے خلاف ہے۔ حضرت اقدس نے اپنا فوٹو صرف حقیقۃ الوحی (کے عربی حصہ الاستفتاء) میں لگوایا ہے۔ اور اس کے سوا اور کسی کتاب وغیرہ میں نہیں لگوایا۔ اس پر ابو الفضل محمود صاحب نے عرض کیا۔ کہ میں بھی حضرت اقدس کے متعلق خاص رنگ میں ذکر آنے کے موقعہ پر ہی آپ کا فوٹو لگاتا ہوں۔ اس کے بغیر نہیں لگاتا۔ حضور نے فرمایا۔ کہ یوں تو حضور کی ہر ایک تحریر کے شائع کرتے وقت حضرت اقدس کا ذکر آ جاتا ہے۔ مگر آپ نے سوائے حقیقۃ الوحی کے اور کسی اپنی کتاب وغیرہ میں اسے نہیں لگوایا اس پر ابو الفضل محمود صاحب نے عرض کیا۔ کہ آج کل انگریزی دان لوگ ایسے موقعہ پر فوٹو کو پسند کرتے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ سوال یہ نہیں۔ کہ انگریزی دان لوگ اسے پسند کرتے ہیں یا نہیں بلکہ سوال یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اسے ناپسند فرماتے ہیں۔ (مفہوم ارشاد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ)

اس پر مولوی ابو الفضل محمود صاحب نے اس بارہ میں اپنے طریق عمل کی غلطی کا اعتراف کیا۔ اور آئندہ کے لئے اس سے دستکش ہو گئے۔ پس امید ہے۔ کہ اس بارہ میں ان کا سابقہ طریق عمل آئندہ کے لئے اس قسم کی کسی غلط فہمی کا موجب نہیں ہو گا۔ خاکسار (محمد اسمٰعیل احمدی پروفیسر جامعہ احمدیہ قادیان)

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۹ نومبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج ۷ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ؛

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو نزلہ کی شکایت ہے۔ احباب انکی صحت کے لئے دعا کریں ؛

انور احمد و اظہر احمد صاحبزادگان حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ ابھی تک بیمار ہیں ان کی صحت کے لئے دعا کی جائے ؛

کل مرزا محمد احمد صاحب پسر جناب مرزا محمود بیگ صاحب کی درخواست پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاں روزہ افطار کیا۔ اور دعا فرمائی۔ اس موقعہ پر چند اور اصحاب بھی مدعو تھے ؛

مولوی رحمت علی صاحب مبلغ جاوا کی اہلیہ صاحبہ مردہ بچہ پیدا ہونے کی وجہ سے سخت بیمار ہیں۔ ان کی صحت کے لئے دعا کی جائے ؛

جذباتِ گوہر

از جناب مولوی ذوالفقار علی خان صاحب گوہر

نہ زاریوں سے نہ زور سے کچھ نہ منتوں سے نہ زر سے نکلے
ہمارے دل کے تو کام اکثر ہمارے دل کے اثر سے نکلے
زمیں ہلا دے فلک ہلا دے ستمگروں کو مٹا کے چھوڑے
جو آہ نکلے شکستہ دل سے جو نالہ سوزِ جگر سے نکلے
خدا کے رستے میں ہر مصیبت ہے عین راحت بڑی ہے دولت
ملے ہیں جنت میں گھر انہی کو خدا کی خاطر جو گھر سے نکلے
خلافتِ حق سے جو کٹے ہیں رہے نہ گھر کے نہ گھاٹ کے وہ
خدا کی نظروں سے گر گئے۔ جو گروہ فضلِ عمر سے نکلے
سلامتی۔ امن و عافیت سے نکل کے خطروں میں پڑ گئے وہ
طریقِ حق سے جدا ہوئے جو۔ طریقۂ راہبر سے نکلے
خدا کی عزت کو چھوڑ کر جو ہوئے ہیں عزت کے اپنی خواہاں
پھنسے شیاطیں کے جال میں وہ۔ فیوضِ خیر البشر سے نکلے
جو مٹ گئے تیری عاشقی میں فنا کے ہاتھوں سے بچ گئے وہ
جو پھنس گئے تیرے گیسوؤں میں وہ قیدِ ہر خیر و شر سے نکلے
یہ سچ ہے گوہر ہر ایک شے پھرتی ہے اصلیت کی جانب
دکھاتی ہے خاصیت اسی کی وہ شاخ بھی جو شجر سے نکلے

کالج کی باقاعدہ تعلیم بمقابلہ پرائیویٹ تعلیم پر مناظرہ

قادیان ۱۹ نومبر۔ کل شام مجلس ارشاد کے زیر اہتمام ماسٹر محمد ابراہیم صاحب بی۔ اے کی صدارت میں تعلیم الاسلام ہائی سکول اور انجمن خدام المسیح (مشتمل بر طلبا مدرسہ احمدیہ و جامعہ احمدیہ) کے درمیان اس موضوع پر مناظرہ ہوا۔ کہ یونیورسٹی تعلیم باقاعدہ کالج میں داخل ہو کر حاصل کرنی چاہیئے یا پرائیویٹ طور پر۔ دونوں طرف سے پانچ پانچ طلباء نے اردو میں تقریریں کیں۔ فریقین کے پیشکردہ دلائل سننے کے بعد ججز ایڈیٹر صاحب روزنامہ "الفضل" اور چودہری عبد المجید صاحب بی۔ اے آنرز (سب ایڈیٹر الفضل) نے ۵۵ کے مقابلہ میں ۷۴ نمبر دے کر تعلیم الاسلام ہائی سکول کی پارٹی کو جو کالج کی باقاعدہ تعلیم کی حامی تھی۔ کامیاب قرار دیا ؛

(جائنٹ سکرٹری) ۱۹ نومبر ۱۹۳۷ء

242
Digitized by Khilafat Library Rabwah

رمضان المبارک کی روحانی برکات اور آسمانی فیوض

وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ

۱۱

اسلامی شریعت میں عبادت مشقت برداشت کرنے یا اپنی جان کو مصیبت میں مبتلا کرنے کا نام نہیں۔ بلکہ خداوند تعالےٰ کے حکم کی اطاعت کا نام ہے۔ بھوکا رہنا۔ یا کھانا کھانا اپنی ذات میں عبادت نہیں۔ ہاں خدا کے حکم کے ماتحت بھوکا رہنا بھی عبادت ہے۔ اور خدا کے حکم کے مطابق کھانا کھانا بھی عبادت ہے۔ بھوکا رہنا تب ہی عبادت قرار دیا جاسکتا ہے۔ جب وُہ اللہ تعالےٰ کے حکم کے ماتحت ہو۔ اسلام نے عبادت کے متعلق یہ نظریہ قائم کرکے عبادت کے بارے میں افراط و تفریط کا سدّباب کردیا۔ عبادت خدا تک پہونچنے کا راستہ ہے۔ خدا تک پہونچانے والا وہی راستہ ہے۔ جو خود خدا تعالےٰ بیان فرمائے۔ نہ کہ وُہ جو انسان اپنے دماغوں یا قیاسات سے ایجاد کریں۔ اسی بناء پر اسلام نے رہبانیت وغیرہ کی مخالفت کی ہے۔ اور فرمایا۔ کہ رہبانیت کا خدا نے کبھی حکم نہیں دیا۔ اس لئے اس کو نیکی سمجھنا ناجائز ہے۔

اسلامی عبادت کا لب لباب یہی ہے۔ کہ ہر حالت میں اللہ تعالےٰ کے حکم کی اطاعت کی جائے۔ رمضان کے روزے بہت مفید ہیں۔ روحانیت کی زندگی کے حصول کا بہترین ذریعہ ہیں۔ لیکن اسی شرط کے ساتھ جو خداوند تعالےٰ نے خود مقرر فرمادی ہے۔ اگر اس طریق کی پابندی نہ کی جائے جو خداوند تعالےٰ نے روزہ کے مفید بننے کے لئے بتلایا ہے۔ تو یقیناً روزہ مفید ثابت نہ ہوگا۔ اللہ تعالےٰ بندہ کی بھوک اور پیاس سے خوش نہیں ہوتا۔ بلکہ وُہ تو بندہ کی اطاعتِ حکم اور پابندیٔ شریعت سے راضی ہوتا ہے۔ روزوں کے مطلق حکم کے بعد اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ أَيَّامًا مَّعْدُودَاتٍ

فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ۔ ہم چند دن کے روزے فرض کرنے والے ہیں۔ لیکن جو بیمار یا مسافر ہو۔ وہ اس تعداد کو دوسرے دنوں میں یعنی سفر اور بیماری کے بعد پورا کرے۔

پھر رمضان المبارک کی فرضیت اور اس کی برکات کے ذکر کے بعد دوبارہ فرمایا۔ وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ کہ باوجودیکہ رمضان بہت مبارک مہینہ ہے اس کے روزے فرض ہیں۔ مگر جو بیمار ہو۔ یا مسافر ہو۔ وُہ دوسرے دنوں میں اس شمار کو پورا کرے۔ یعنی بیماری اور سفر کی حالت میں رمضان کے دنوں میں روزہ نہ رکھے۔ اس تاکیدی ارشاد کی وجہ بیان کرتے ہُوئے فرمایا:۔ يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ۔ یاد رکھو۔ کہ اللہ تعالےٰ تم کو بے جا دکھ میں مبتلا نہیں کرنا چاہتا۔ وہ تو تمہارے لئے سہولت اور آسانی کا ارادہ رکھتا ہے۔

قرآن مجید کے الفاظ بوضاحت دلالت کرتے ہیں۔ کہ اسلامی شریعت کی رُوح یہی ہے۔ کہ بیمار اور مسافر رمضان میں روزہ نہ رکھیں۔ بلکہ ان پر دوسرے دنوں میں ان کے بجائے روزے فرض ہیں۔ چونکہ دوسرے ایام میں روزے رکھنا جبکہ سارے لوگ کھاتے پیتے ہوں خود ایک قربانی ہے۔ اس لئے کمزور لوگوں نے قرار دے لیا۔ کہ بے شک مسافر کے لئے افطار جائز ہے۔ لیکن اگر روزہ رکھ لے۔ تو اس کا رمضان کا روزہ ادا سمجھا جائے گا۔ نیز بعض نیک لوگوں نے نفس روزہ کی نیکی کو ملحوظ رکھ کر فتویٰ دے دیا۔ کہ اگر مسافر رمضان کا روزہ رکھ لے۔ تو کوئی حرج نہیں۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمؒ حضرت امام شافعی رضؓ۔ اور حضرت امام مالک رحمؒ سے منقول ہے۔ کہ مسافر اگر روزہ رکھ سکے۔ تو روزہ رکھنا افضل ہے۔ لیکن حضرت امام احمد رضؓ اسحٰق رحؒ۔ سعید بن المسیب۔ اور امام اوزاعی سے مروی ہے۔ کہ مسافر کے لئے بہرحال روزہ نہ رکھنا بہتر ہے۔ اول الذکر قول کی ایک وجہ یہ بھی بیان کی گئی ہے وعسر القضاء بعد مضی رمضان (لمعات) کہ رمضان کے بعد روزوں کا رکھنا مشکل ہوتا ہے۔

بعض احادیث میں سفر کے روزہ کا ذکر آتا ہے۔ مگر اس کے مقابل دوسری احادیث سفر میں روزہ کے نہ رکھنے پر بھی دلالت کرتی ہیں۔ اور یہی قول آخری ہے۔ سفر میں نفلی روزہ رکھنا بالاتفاق جائز ہے۔ مگر اس وقت رمضان کے فرضی روزے زیر بحث ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں۔ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے فتح مکہ کے سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم رمضان میں مدینہ سے روانہ ہُوئے۔ اور پاس کے گاؤں عُسفان میں پہونچکر حضور نے پانی منگوایا۔ اور سب لوگوں کے روبرو بغرض تعلیم افطار فرمایا۔ تاکہ لوگ سمجھیں۔ کہ سفر میں روزہ نہیں ہے۔ بعض روایات میں ہے کہ حضور نے یہ پانی عصر کے بعد پیا تھا۔ یعنی محض مسئلہ کے واضح کرنے کے لئے حضور علیہ السلام نے ایسا کیا ورنہ غروبِ آفتاب کا وقت بالکل قریب تھا۔ مسلم شریف کی روایت میں ہے۔ کہ جن لوگوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھنے کے باوجود روزہ نہ چھوڑا ان کے متعلق حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ أُولَٰئِكَ الْعُصَاةُ أُولَٰئِكَ الْعُصَاةُ یہ لوگ نافرمان ہیں۔ یہ لوگ نافرمان ہیں۔

روزہ نیکی ہے۔ اس لئے نیکوکار مومن حتی الامکان اس کے ترک پر آمادہ نہیں ہوتا۔ اور بسا اوقات اسی بارے میں افراط سے کام لیتا ہے۔ کئی لوگ باوجود بیمار یا مسافر ہونے کے روزہ رکھتے ہیں۔ کیونکہ وُہ اس نیکی کو چھوڑنے کے لئے تیار نہیں ہوتے اور بعض لوگ بیماری یا سفر کی حالت میں بھی روزہ رکھتے۔ تا لوگ ان کو بے روزہ نہ سمجھیں۔ اور ان کی محبتِ شریعت کا چرچا ہو۔ اول الذکر لوگ بھی درحقیقت اسلامی رُوحِ شریعت سے ناواقف ہیں۔ بالعموم نیک لوگ سختی برداشت کرنے میں اللہ تعالےٰ کی خوشنودی خیال کرتے ہیں حالانکہ نیکی خدا تعالےٰ کے حکم کی اطاعت میں ہے۔ خواہ اس میں تکلیف ہو۔ یا آرام ہو۔

رمضان کے روزہ کے متعلق مسافر کے بارے میں تو آراء کھلے طور پر مختلف ہیں۔ لیکن مریض کے متعلق ایسا نہیں۔ حالانکہ قرآن مجید نے مریض۔ اور مسافر کا ایک ہی حکم بیان فرمایا ہے۔ مرض اور سفر کی تعیین اور تخصیص نہیں کی گئی۔ بلکہ جسے عرفِ عام میں مرض کہتے ہیں وُہ مرض ہے۔ اور جسے عرفِ عام میں سفر کہتے ہیں۔ وُہ سفر ہے۔ ہر مسافر اور ہر مریض کو رمضان کے بعد دوسرے دنوں میں روزے رکھنے چاہئیں۔ یہاں تک کہ اگر کوئی مسافر یا بیمار رمضان میں روزہ رکھ لے۔ تب بھی فعدّۃ من ایّام اخر کی نص کے مطابق اسے فرضی روزے بعد ازاں ادا کرنے پڑیں گے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام اس زمانہ میں شریعتِ اسلامیہ کے دوبارہ زندہ کرنے کے لئے مبعوث ہُوئے ہیں حضور کا فیصلہ اس بارے میں حسب ذیل ہے:۔ فرمایا:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۱) قرآن کریم سے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ فمن کان منکم مریضاً او علیٰ سفر فعدة من ایام اُخر یعنے مریض اور مسافر روزہ نہ رکھے۔ اس میں امر ہے۔ یہ اللہ تعالےٰ نے نہیں فرمایا۔ کہ جس کا اختیار ہو نہ رکھے میرے خیال میں مسافر کو روزہ نہ رکھنا چاہیئے۔ اور چونکہ عام طور پر اکثر لوگ رکھ لیتے ہیں۔ اس لئے اگر کوئی تعامل سمجھ کر رکھ لے تو کوئی حرج نہیں۔ مگر عدة من ایام اُخر کا پھر بھی لحاظ رکھنا چاہیئے۔ سفر میں تکالیف اٹھا کر جو انسان روزہ رکھتا ہے۔ تو گویا اپنے زور بازو سے اللہ تعالےٰ کو راضی کرنا چاہتا ہے۔ اس کی اطاعت امر سے خوش نہیں کرنا چاہتا۔ یہ غلطی ہے اللہ تعالیٰ کی اطاعت امر اور نہی میں سچا ایمان ہے۔" (الحکم ۲۶ جنوری ۱۸۹۹ء)

بعد ازاں ۱۹۰۷ء میں حضور علیہ السلام نے فرمایا:۔

(۲) "جو شخص مریض اور مسافر ہونے کی حالت میں ماہ صیام میں روزہ رکھتا ہے وہ خدا تعالےٰ کے صریح حکم کی نافرمانی کرتا ہے۔ خدا تعالےٰ نے صاف فرمادیا ہے۔ کہ بیمار اور مسافر روزہ نہ رکھے۔ مرض سے صحت پالے۔ اور سفر کے ختم ہونے کے بعد روزے رکھے۔ خدا کے اس حکم پر عمل کرنا چاہیئے۔ کیونکہ نجات فضل سے ہے نہ کہ اپنے اعمال کا زور دکھا کر کوئی نجات حاصل کرسکتا ہے خدا تعالےٰ نے یہ نہیں فرمایا۔ کہ مرض تھوڑی ہو یا بہت اور سفر چھوٹا ہو یا لمبا بلکہ حکم عام ہے۔ اور اس پر عمل کرنا چاہیئے۔ مریض اور مسافر اگر روزے رکھیں گے۔ تو ان پر حکم عدولی کا فتوےٰ لازم آئے گا۔"

(اخبار بدر ۱۷ اکتوبر ۱۹۰۷ء)

پس قرآن مجید کا یہی منشاء ہے کہ بیمار اور مسافر رمضان میں روزہ نہ رکھیں بلکہ بعد ازاں جب وہ بیمار اور مسافر نہ ہوں۔ تب روزے رکھیں۔ یہی عبادت ہے۔ اور اسی پر قائم کرنا اسلام کا مقصد ہے۔

خاکسار۔ ابوالعطاء جالندھری

مدیر صاحب "احسان" کا مباہلہ سے گریز

اور

اپنے دفتر کے چپڑاسی کی پناہ جوئی کی کوشش

۱۹۳۵ء میں جب احرار کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مُباہلہ کا چیلنج دیا۔ تو لکھا کہ مُباہلہ میں پانصد یا ہزار آدمی بتراضی فریقین شامل ہوں یعنے دونوں طرف سے پانچسو یا ہزار آدمی برابر تعداد میں شامل ہوں۔ اور ساتھ ہی اعلان فرمایا کہ "مباہلہ میں شامل ہونے والا اول وجود میرا ہوگا" اس کے بعد مُباہلہ میں شرکت کے لئے اطراف وجوانب سے ہزاروں کی تعداد میں احمدی احباب نے اپنے نام لکھوانے شروع کر دیئے۔ جن میں سے بہت سے اخبار الفضل میں شائع بھی کئے گئے۔ مگر احرار نے مباہلہ کے میدان میں آنے کی جرأت نہ کی۔ اور ایسے نامعقول بہانے بنائے۔ کہ ان کے سب سے بڑے حامی اور مددگار اخبار "احسان" کو بھی بادل ناخواستہ لکھنا پڑا۔ کہ:۔

"مرزا بشیر الدین محمود سے مباہلہ کرنیکا نام سنکر رہنمایانِ احرار کے بدن پر رعشہ طاری ہوتا ہے۔" (احسان ۲۵ نومبر ۱۹۳۵ء)

گویا "احسان" نے کھلے الفاظ میں اس بات کا اعتراف کیا۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے مقابلہ میں احرار کو مباہلہ کرنے کی قطعاً جرأت نہیں۔ اور وہ اپنی جان بچانے کی فکر میں ہیں۔ لیکن نہ معلوم کچھ دنوں بعد مدیر و سردبیر "احسان" کو کیا سوجھی۔ کہ انہوں نے اپنی طرف سے جماعت احمدیہ کو یہ چیلنج دے دیا۔ کہ وہ اپنے امام کے ذریعہ ان سے مُباہلہ کرے۔

چونکہ ایک ایڈیٹر اخبار کا یہ مطالبہ کہ ایک جماعت کا امام اس کے ساتھ مباہلہ کرے۔ کچھ حقیقت نہ رکھتا تھا۔ کیونکہ اس کا فعل سوائے اس کی ذات کے اور کسی پر اثر نہ رکھتا تھا۔ اور نہ کسی ایک شخص کے لئے بھی حجت ہو سکتا تھا۔ درآنحالیکہ جماعت احمدیہ کے امام اپنی ساری جماعت کے قائم مقام ہوتے اور ان کے فعل کا اثر ساری جماعت پر پڑتا۔ اس لئے مدیر صاحب "احسان" کی خدمت میں مدیر صاحب روزنامہ "الفضل" نے عرض کیا۔ کہ ایاز قدر خود بشناس اگر آپ حضرت امام جماعت سے مباہلہ کرنا چاہتے ہیں۔ تو پہلے تمام مسلمانوں سے اپنی نمائندگی کی سند حاصل کیجئے اور ہر فرقہ کے معزز مسلمانوں میں سے کم از کم پانچسو اپنے ساتھ مباہلہ میں شریک کیجئے۔ اس کے بعد حضرت امام جماعت کو مخاطب کیجئے۔ لیکن اگر یہ نہیں کر سکتے تو پھر اپنے عملہ سمیت عملہ "الفضل" کے ساتھ مباہلہ کرلیں۔ چنانچہ ایڈیٹر صاحب "الفضل" نے لکھا۔

"مدیر احسان اگر سنجیدگی کے ساتھ مُباہلہ کے لئے تیار ہیں۔ تو اپنے تمام عملہ سمیت میدان میں آئیں۔ ان کے مقابلہ میں مدیر "الفضل" اپنے تمام عملہ سمیت آنے کے لئے تیار ہے۔"

یہ معقول جواب پاکر مدیر صاحب احسان خود تو چپ ہو گئے۔ البتہ اپنے دفتریوں اور چپڑاسیوں کے اعلان شائع کرتے رہے اب حال ہی میں ضلع شیخوپورہ کی ایک انجمن کا مراسلہ شائع کرتے ہوئے پھر مدیر احسان کی باسی کڑھی میں ابال آیا۔ اور ایڈیٹر صاحب اخبار الفضل کے مطالبہ کو بھول کر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق لکھا:۔ "اگر ان میں مباہلہ کی ہمت ہوتی۔ تو وہ ان بے شمار دعوتوں میں جو ان کو آج تک دی جاچکی ہیں۔ کسی ایک کے جواب میں رضامندی کا اظہار کرتے۔"

اس پر انہیں بتایا گیا۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے دعوت مباہلہ کو منظور فرمایا تھا۔ مگر رہنمایان احرار نے اسے قبول نہ کیا۔ اور بقول اخبار "احسان" ان کے بدن پر رعشہ طاری ہو گیا لیکن اگر مدیر احسان میں ہمت ہے۔ تو "خدا تعالےٰ کے فضل سے عملہ الفضل اب بھی مباہلہ کے لئے تیار ہے۔" (الفضل ۱۴ نومبر ۱۹۳۷ء)

مگر جس طرح بالفاظ "احسان" حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے چیلنج مباہلہ سے رہنمایان احرار کے بدن پر رعشہ طاری ہو گیا۔ اسی طرح ایڈیٹر صاحب الفضل کی دعوت مباہلہ سے "مدیر احسان" حواس باختہ ہو جاتے اور ان کے بدن پر لرزہ طاری ہو جاتا ہے۔ چنانچہ اخبار احسان ۱۵ نومبر میں انہوں نے جو کچھ لکھا ہے۔ اس سے یہی ثابت ہوتا ہے۔ لکھتے ہیں:۔

"مدیر احسان مرزائے آنجہانی کی نبوت کا منکر ہے۔ اور اس کے دین کو دین باطل خیال کرتا ہے مرزا بشیر الدین محمود اس جھوٹے نبی کے نور نظر ہیں۔ اور اس کا خلیفہ ہونے کے مدعی ہیں دونوں کا میدانِ مباہلہ میں آ جانا اس جھگڑے کا تصفیہ کرسکتا تھا۔"

اس کے بعد لکھا ہے۔

"اگر فیصلہ منظور ہے تو اس شخص کو میدان میں کیوں نہیں لاتے۔ جو اس فرقہ ضالہ (العیاذ باللہ) کی عنانِ خلافت سنبھالے ہوئے ہے۔ اگر عملہ "الفضل" کو مباہلہ کا شوق ہے۔ تو مدیر "الفضل" ہمارے چپڑاسی راجہ عطا محمد خان کے ساتھ میدانِ مباہلہ میں آنے کی دعوت قبول کرے"۔

ناظرین نے "مدیر احسان" کے اس بودے جواب سے ان کی حالت کا اندازہ بخوبی لگا لیا ہوگا۔ ایک طرف تو انہوں نے لکھا ہے۔ کہ "ہم کہتے ہیں کہ عملہ الفضل

کیوں قربانی کا بکرا بنتا ہے۔ لیکن ساتھ ہی اپنی بجائے اپنے چپڑاسی کو قربانی کا بکرا بنانے لگ گئے۔ حالانکہ الفضل کا عملہ تو اپنی جان اور مال اپنے امام کے حضور پیش کر چکا ہے اور وہ اسے اپنی انتہائی خوش نصیبی یقین کرتا ہے۔ کہ اپنے امام کو کانٹا چبھنے کی بجائے اسے اپنی جانیں دیدینے کی سعادت حاصل ہو۔ لیکن "احسان" کا چپڑاسی تو محض تنخواہ کی خاطر دفتر "احسان" میں ملازم ہے پھر مدیر صاحب "احسان" کو کیا حق ہے۔ کہ اس سے وہ کام لے جس کے لئے اس نے کوئی اقرار نہیں کیا۔

علاوہ ازیں عملہ الفضل تو اپنی خوشی اور اپنی مرضی سے مدیر احسان کے مقابلہ میں اپنے آپ کو پیش کر رہا ہے۔ نہ کہ حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ یہ فرمار ہے ہیں۔ کہ میری بجائے عملہ الفضل پیش ہو لیکن مدیر احسان "خود یہ کہہ رہے ہیں کہ وہ تو عملہ الفضل کے مقابلہ میں اپنے عملہ سمیت آنے کی ہمت نہیں رکھتے۔ وہ اپنی بجائے اپنا چپڑاسی پیش کردیں گے۔ گویا اپنے چپڑاسی کو مجبور کرکے اپنی بجائے قربانی کا بکرا بنانا چاہتے ہیں۔

پھر یہ بھی کوئی معقولیت ہے کہ ایک ایڈیٹر مباہلہ کے لئے اتنا شوق ظاہر کرے۔ کہ خود چیلنج دے۔ لیکن جب ایڈیٹر ہی اس کے مقابلہ میں کھڑا ہوتا ہے۔ تو اپنے چپڑاسی کے پیچھے اپنے آپ کو چھپانے کی کوشش کرتے ہیں۔ کیا اس میں بھی کوئی معقولیت ہے ایڈیٹر کے مقابلہ میں ایڈیٹر صاحب احسان کیوں نہیں آتے۔ چپڑاسی دفتر الفضل میں بھی موجود ہیں۔ اور وہ احسان کے چپڑاسی کے بالمقابل کھڑے ہونے کیلئے تیار ہیں۔ مگر احسان کا باقی عملہ کیوں بھاگتا ہے۔ اور کیوں ایڈیٹر احسان اپنے تمام عملہ سمیت میدان مباہلہ میں نہیں آتے۔ تاکہ سب کو اپنا اپنا دل ٹھنڈا کرنے کا موقع مل جائے

پس اگر مدیر احسان سنجیدگی سے مباہلہ کیلئے تیار ہیں۔ تو انہیں مہمل اور بے معنی باتوں کو ترک کرکے میدان مباہلہ میں نکلنا چاہئیے لیکن یہ جواب دینا کہ ان کی بجائے "چپڑاسی" تیار رہے بتاتا ہے کہ "مدیر احسان" سنجیدگی کے ساتھ یہ نہیں لکھ رہے بلکہ

احمدیت کی صداقت اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی خلافت کی حقانیت پر آسمانی شہادت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سنہ ۱۹۰۹ء میں میرے دل میں شوق پیدا ہوا۔ کہ کسی طرح اللہ تعالےٰ کی معرفت حاصل کروں۔ اسی خیال میں میں کبھی کسی جگہ جاتا۔ کبھی کسی جگہ۔ ایک دفعہ میں کشمیر میں بابا رحمت اللہ صاحب کے پاس جو چھتا بل متصل گاؤ برگنا رہتے تھے گیا۔ وہ چند یوم کے بعد قریباً سو سال سے زیادہ عمر پاکر فوت ہوگئے۔ انہوں نے مجھے بتایا۔ کہ درود شریف کے بعد یا اللہ یا محمد یا علی یا خواجہ معین الدین ہر وقت پڑھا کرو اس کی برکت سے تمہیں اللہ تعالےٰ اپنا محبوب بنالیگا۔ میں جنگل میں نکل گیا اور ہر وقت یہ ذکر کرنا شروع کردیا جب زیادہ بھوک لگتی تو درختوں کے پتے اور گھاس کھالیتا۔ مگر دل کو چین نہ آتا۔ اس کے بعد میں ملتان شہر کے نزدیک ایک قصبہ میں چلا گیا۔ جس میں ایک مولوی صاحب درس دیتے تھے وہاں مسجد کا پانی بھرتا اور پڑھتا۔ اس طرح بندہ نے ایک سال میں نام حق و کریما و مصدر فیوض و پند نامہ و بوستاں و گلستاں و زلیخا و سکندر نامہ وغیرہ کتب پڑھیں۔ پھر ایک سال چاچڑاں شریف کے خواجہ غلام فرید صاحب کے لنگر خانہ کے منشی برخوردار صاحب کی خدمت میں دیوان حافظ پڑھنا شروع کیا۔ اور ہر وقت یہ دعا مانگتا کہ یا اللہ اپنے دوستوں کو مجھ سے ملا۔ اور مجھکو بھی اپنا دوست بنا۔ پھر بندہ کراچی پہنچا۔ وہاں ایک شخص ولی محمد نام جہاز ران اپنے ساتھ جہاز پر لے گیا۔ اور مجھکو بصرہ بندر پر اتار کر اس نے بغداد جانے والے جہاز پر ٹکٹ لیکر بٹھادیا۔ اس کے بعد بغداد کاظمین کربلا اور نجف میں بندہ نے دعائیں کیں۔ کہ یا اللہ اگر کوئی دنیا پر تیرا دوست ہے تو تو خود ہی مجھے اس سے ملادے اور مجھکو بھی اپنا دوست بنالے۔

پھر بندہ حلب سے ہو کر جس جگہ حضرت ابراہیم ادھم رحمۃ اللہ علیہ کی قبر ہے۔ وہاں پہنچا۔ اور وہاں سے جبل لبنان کے ساتھ ساتھ سمندر کے کنارے بیروت بندرگاہ سے ہوتے ہوئے دمشق پہنچا۔ وہاں حضرت یحییٰ علیہ السلام کے مقبرہ کی زیارت کی اور حضرت محی الدین صاحب ابن عربی کے روضہ کی زیارت کی۔ پھر کنعان میں انبیاء علیہم السّلام کے مزار دیکھے۔ پھر بیت المقدس میں باب الجنت سے جو مغرب کی طرف والا دروازہ ہے۔ داخل ہو کر دعا کی۔ پھر حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیہم السّلام کے مقبرہ کی زیارت کرکے خلیل الرحمٰن میں جو بیت المقدس سے جنوب کی طرف ایک دن کا راستہ ہے۔ وہاں حضرت ابراہیم خلیل اللہ اور حضرت اسحاق اور حضرت یعقوب علیہم الصلوٰة والسّلام کے مقابر پر پہنچا۔ اس جگہ بھی وہی دعا کی۔ پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مقبرہ پر دعا کی۔ حضرت موسیٰ علیہ السّلام کا مقبرہ بیت المقدس سے مشرق کی طرف ایک دن کے سفر کے فاصلہ پر ہے۔ وہاں سے عمان اور مدائن سے ہو کر مدینہ منورہ میں حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے روضہ مبارک کی جالی پکڑ کر اور جبل احد پر مسجد قبلتین میں وہی دعا کی پھر جنگ بدر کے مقام پر صحابہ رضی اللہ تعالےٰ عنہم کی قبروں کے پاس کھڑے ہو کر دعا کی۔ وہاں سے مکہ معظمہ پہنچ کر بیت اللہ کا طواف کرتے وقت اور غار حرا میں جو مکہ معظمہ سے تقریباً پانچ میل کے فاصلہ پر شمال اور مشرق کے کونہ میں ایک بہت اونچی پہاڑی کے سر پر ہے جس پہاڑی کو کوہ نور بھی کہتے ہیں دعا کی۔ پھر غار ثور میں جو مکہ معظمہ سے جنوب اور تھوڑا مشرقی کونہ کی طرف مکہ معظمہ سے تقریباً تو میل کے فاصلہ پر ہے دعا کی۔ پھر منیٰ اور جبل عرفات پر دعائیں کیں۔

غرض جو کچھ اپنے اختیار میں تھا وہ سب زور لگایا اور دعائیں کیں آخر ایک روز بندہ کو اللہ تعالےٰ نے خواب میں قادیان کا نقشہ دکھایا۔ اور یہ بھی دیکھا کہ مسجد مبارک میں ایک مجمع قرآن مجید کے عشاق کا ہے اور وہ سب کے سب قرآن مجید پڑھتے ہیں۔ اور حضرت میرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ان سب کے آگے ہیں۔ حضور پُر نور نے مجھے اس وقت بازو سے پکڑا۔ اور فرمایا کوئی فرشتہ تم کو یہاں لے آیا ہے اس کے بعد میں بیدار ہوگیا اور اس طرح خواب میں خدا تعالےٰ نے مجھے احمدیت کا راستہ بتلایا۔ اور اپنے فضل سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی شناخت کی توفیق عطا فرمائی۔

پھر ایک دفعہ میں نے خواب دیکھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ ایسی جگہ کھڑے ہیں کہ آپ کے ایک طرف دواخانہ ہے اور دوسری طرف کتاب گھر اس وقت حضور نے ایک شیشی صاف پانی سے دھو کر میرے سامنے رکھدی اور ایک خوبصورت گلاس حضور نے اپنے ہاتھ میں لیا پھر حضور کتاب گھر والے دروازہ سے اندر چلے گئے۔ اس وقت ایک فرشتہ مجھے کہتا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا کی ایسی تفسیر کی ہے۔ کہ کمال ہی کردیا ہے۔ اتنے میں حضور نے ایک چھوٹا سا بنڈل کتابوں کا مجھے دیا اور فرمایا۔ کہ کتاب کی پشت پر پتہ لکھا ہے ہم سے یہ منگاتے رہنا۔

پھر ایک دفعہ خواب دیکھا کہ کوئی شخص کہہ رہا ہے کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام آئے ہیں میں نے کہا الحمد للہ یہ کہکر میں زیارت کے لئے چل پڑا۔ جب وہاں پہنچا تو دیکھا کہ ایک بڑا عالی شان مکان ہے اور اس کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دروازہ پر بڑی بڑی شان کے لوگ جمع ہیں۔ ان لوگوں کی شان وشوکت کو دیکھ کر اور اپنی مسکینی کو دیکھ کر میں نے کہا۔ یا اللہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کو تو بڑی بڑی شان والے دیکھ سکیں گے۔ میں کس طرح زیارت کروں۔ اس خیال پر میں نے رونا شروع کر دیا۔ اتنے میں حضرت امام مہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام باہر آگئے اور ان لوگوں نے جو حضور کے ملنے والے تھے لائن بنائی اور وہ لائن میرے تک پہنچ گئی۔ حضور اس میں آتے آتے جب مجھ تک پہنچے تو میں نے دیکھا کہ وہ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جناب میرزا غلام علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ کیونکہ بندہ نے حضور کی تصویر دیکھی ہوئی تھی۔ حضور نے میرے کندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا۔ بیعت کے لئے آئے ہو میں نے عرض کیا کہ میں نے حضرت میرزا محمود احمد صاحب کی بیعت کر لی ہے۔ حضور نے بہت جلدی میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا۔ یوں محمود کے ہاتھ پر ہاتھ رکھا ہے؟ بندہ نے عرض کیا ہاں۔ پھر حضور قصر خلافت کے سامنے جا کر کھڑے ہوئے اندر سے خادم نے سب دروازے کھول دئے۔ پھر حضور لنگر خانہ میں گئے۔ وہاں ایک نوجوان شخص انبالہ سے آئے ہوئے تھے۔ حضور نے اس کے کان میں کچھ باتیں کیں۔ اور پھر حضور نے لنگر خانہ والوں کو حکم دیا کہ اس کو یعنی راقم الحروف کو کھانا کھلا دو۔ میں نے عرض کیا۔ کہ حضور میں کھا لونگا اتنے میں میری آنکھ کھل گئی۔ غرض مجھ کو اللہ تعالےٰ نے بتایا ہے کہ حضرت میرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ قرآن مجید کے عاشقوں کے امام برحق ہیں۔ اور اس وقت خدا تعالےٰ کے دوستوں کے سردار ہیں اور قرآن مجید کے مفسر ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ فرمانا کہ محمود کا ہاتھ میرا ہی ہاتھ ہے۔ اس سے میں نے یہ سمجھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منشاء مبارک یہ ہے کہ محمود حسن واحسان میں میرا نظیر ہے۔

خاکسار:- علین علی شاہ ملازم ریلوے سبی بلوچستان

یہ روپے کس کے ہیں؟

ایک صاحب محمد صدیق صاحب نے گورداسپور کے قریب کے کسی گاؤں سے دو روپے برائے اجراء خطبہ نمبر بذریعہ منی آرڈر

چمبہ کا خالص شہد

مجھے اس امر کے تصدیق کرنے میں خوشی ہے کہ مرزا حسین بیگ صاحب تاجر چمبہ بڑی احتیاط اور محنت سے خالص شہد بغیر ہاتھ لگائے مشینوں سے صاف کر کے مہیا کرتے ہیں۔ میں نے بذات خود ان کے کارخانے کا معائنہ کیا۔ ان کے ہاں اور گھر پر آکر خود بھی ان کے شہد کا استعمال کیا نیز میری لڑکیوں نے بھی ان کے شہد کا تجربہ کیا۔ اور اس کے خالص اور مفید ہونے کا مجھ سے اقرار کیا۔ لہذا میں اپنے دوستوں سے پُر زور سفارش کرتا ہوں۔ کہ وہ مرزا صاحب محترم سے شہد منگوا کر استعمال کریں۔ اس طرح جماعت چمبہ کی مدد اور اپنا بھلا ہوگا۔ مرزا صاحب کا تیار کردہ شہد ہمالیہ کے خاص جنگلی پھولوں سے جنگلی مکھیوں کا بنایا ہوا سفید رنگ خوش ذائقہ خوشبودار خالص شہد ہے۔ اور یقیناً بہت سے دوسرے شہد کے کارخانوں سے بہتر ہے۔ قیمت فی سیر صرف ایک روپیہ (عہ) (الحاج مولوی) عبدالرحیم نیر قادیان

پتہ:- مرزا امین بیگ صاحب اچاری ریاست چمبہ براہ ڈلہوزی (پنجاب)

شادی ہو گئی
آپ جو چیز چاہتے ہیں وہ یہ ہے

مفرح یاقوتی

یہ مرد عورت کیلئے تریاقی نہایت تفریح بخش دل کو ہر وقت خوش رکھنے والی دماغی قلبی اور عصبی کمزوری کے لئے ایک لاثانی دوا ہے اس سے اولاد کی کثرت ہوتی ہے زندگی کی روح اور جوانی کی جان ہے۔ آج ہی استعمال کر کے لطف زندگی اٹھائیے۔ عورتوں اور مردوں کے پوشیدہ امراض کیلئے اکسیر چیز ہے حمل میں استعمال کرنے سے بچہ نہایت تندرست اور ذہین پیدا ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کے فضل سے لڑکا ہی پیدا ہوتا ہے اس کی پانچ روپے قیمت سنکر نہ گھبرائیے نہایت ہی قیمتی اور نہایت عجیب الاثر تریاقی مفرح اجزاء مثلاً سونا عنبر موتی کستوری جدوار اصیل یاقوت مرجان کہربا، زعفران ابریشم مقرض کی کیمیاوی ترکیب انگور سیب وغیرہ میوہ جات کا رس مفرح ادویات کی روح نکال کر بنایا جاتا ہے تمام مشہور حکیموں اور ڈاکٹروں کی مصدقہ دوائی ہے۔ علاوہ اس کے ہندوستان کے رؤسا امراء و معززین حضرات کے بے شمار سرٹیفکیٹ مفرح یاقوتی کی تعریف و توصیف کے موجود ہیں چالیس سال سے زیادہ مشہور اور ہر اہل وعیال والے گھر میں رکھنے والی چیز ہے حضرت خلیفۃ المسیح اول رض اور تمام اکابرین ملت احمدیہ اس کے عجیب الفوائد اثرات کا اعتراف کرتے ہیں۔ اسکے اندر کوئی زہریلی اور منشی دوا شامل نہیں ہے۔ دنیا بھر میں وہ انسان مفرح یاقوتی استعمال کرتے ہیں جو کمزوری وغیرہ پر فتح حاصل کرنا چاہتے ہیں اور جن کو جوانی میں خاص زندگی سے لطف اندوز ہونے کی آرزو ہے۔ مفرح یاقوتی بہت جلد اور یقینی طور پر پٹھوں اور اعصاب کو قوت دیتی ہے۔ عورت اور مرد اپنی طاقت اور جوانی کو اسکے ذریعہ قائم رکھ سکتے ہیں۔ تمام مفرحات مقویات اور تریاقات کی سرتاج ہے پانچ تولہ کی ایک ڈبیہ صرف پانچ روپیہ (صہ) ہیں ایک ماہ کی خوراک

دواخانہ مرہم عیسیٰ حکیم محمد حسین بیرون دہلی دروازہ لاہور سے طلب کریں

چارہ کترنے کی بہترین مشین (چاف کٹر)

تجربہ کار زمیندار ہمارے ٹوکہ کا استعمال اسلئے پسند کرتا ہے کہ:- (۱) یہ سبک اور ہلکا چلتا ہے (۲) مضبوطی اور پائداری میں بے نظیر ہے۔ (۳) قیمت مقابلتاً بہت کم مقرر ہے۔ (۴) خشک و سبز چارہ حسب منشا موٹا باریک کتر کر منٹوں میں ڈھیر لگا دیتا ہے۔ (۵) اس کا ہر پرزہ ماہر فن انجنیئرز کی زیر نگرانی بڑی احتیاط سے طیار کرایا جاتا ہے آپ بھی تجربہ کریں اور فائدہ اٹھائیں علاوہ

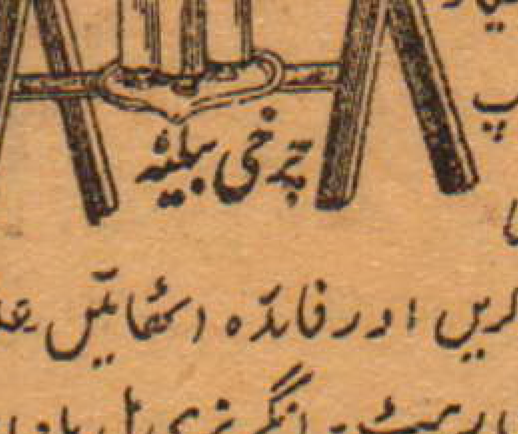

ازیں نیشکر کے بیلنہ جات۔ آہنی خراس (بیل چکی)، آہنی رہٹ۔ انگریزی ہل بادام روغن۔ قیمہ سیویاں اور چاولوں کی مشین وغیرہ منگانے کے لئے ہماری باتصویر فہرست مفت طلب کیجئے

اصلی داغدار مال منگانے کا قدیمی پتہ

ایم اے رشید اینڈ سنز انجنیئرز احمدیہ بلڈنگ بٹالہ (پنجاب)

244

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رمضان المبارک کی خوشی میں خاص رعایت

عرق ماء اللحم عنبری سہ آتشہ

یہ خاص الخاص عرق اعضائے رئیسہ کو قوت دیکر صالح خون کثرت سے پیدا کرتا ہے۔ رمضان المبارک میں افطاری کے وقت پانچ تولہ عرق ایک پاؤ دودھ میں دو تولہ خالص شہد ڈال کر استعمال فرمائیں۔ اور ایک تولہ حلوا مقوی کھائیں۔ جسمانی کمزوری دور ہو جائے گی۔ اور فرحت وانبساط کی لہریں محسوس ہوں گی۔ عرق ماء اللحم فی بوتل للعہ صرف رمضان میں رعائتی قیمت ہے اور حلوا مقوی عہ میں آدھ سیر۔

عمدہ اور مجرب ادویہ کے ملنے کا پتہ

ویدک یونانی دواخانہ زینت محل دہلی

قدرت کے ۲ دو عطیے

پچاس اور ستر سال کی درمیانی عمر کے وہ بزرگ جو جوانی کی بہار دیکھنے کے آرزومند ہوں صرف ایک ہفتہ دوا استعمال کر کے قدرت حق کا ملاحظہ کریں۔ قیمت صرف دو روپے (عگا)

پچاس سال سے نیچے کی عمر والے مرد جوانمردی کا لطف اٹھائیں۔ پہلی ہی خوراک میں جوانی کی بہار دیکھیں۔ قیمت صرف ۱ؕ۲ فرمائش کے ہمراہ صحت اور عمر ضرور لکھیں۔

المشتہر مرزا مراد بیگ احمدی کھدیالہ ڈاکخانہ کھرکا ضلع گجرات (پنجاب)

اگر آپ کو اپنی رفیق بیوی سے محبت ہے

تو آپ کا فرض ہے۔ کہ اس کے حسن اور صحت کی حفاظت کریں۔ ہم آپ کو بتا دینا چاہتے ہیں۔ کہ عورت کے حسن اور صحت کو برباد کر دینے والی وہ خوفناک بیماری ہے جس کو سیلان الرحم کہا جاتا ہے۔ اس کی علامات یہ ہیں۔ کہ ایک سفید زردی مائل یا کسی اور رنگ کی رطوبت بہتی رہتی ہے جس سے عورت کی صحت اور حسن اور جوانی کا ستیاناس ہو جاتا ہے۔ سر میں چکر آنا درد کمر۔ بدن کا ٹوٹنا رنگ زرد اور چہرہ بے رونق ہو جاتا ہے حیض بیقاعدہ کبھی کم اور کبھی زیادہ ہوتا ہے۔ حمل قرار نہیں پاتا۔ اگر پایا تو قبل از وقت گر جاتا ہے۔ یا کمزور بچے پیدا ہوتے ہیں۔ یہ موذی مرض اندر ہی اندر جسم کو اس طرح کھوکھلا کر دیتا ہے۔ جس طرح لکڑی کو گھن کھا جاتا ہے۔ اس خطرناک بیماری کے دفعیہ کے لئے دنیا بھر میں بہترین دوائی اکسیر سیلان الرحم ہے۔ اس کے استعمال سے پانی کا آنا بالکل بند ہو کر کامل صحت ہو جاتی ہے۔ اور چہرہ پر شباب کی رونق آجاتی ہے۔ اپنی کیفیت مرض لکھیے۔ قیمت ڈھائی روپے (عگا) نوٹ :۔ کیا ایک عالم سے بھی جھوٹے اشتہار کی امید ہے۔ فہرست دواخانہ مفت منگوائیے۔

پتہ :۔ مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ۔

مستورات کا فائدہ اسی میں ہے کہ اگر وہ کئی ایک علاج معالجہ کرانے کے باوجود ابھی تک اولاد کی نعمت سے محروم ہیں تو وہ شفاخانہ رفاہ نسواں کی طرف فوراً رجوع کریں۔ شفاخانہ رفاہ نسواں کی مالکہ والدہ صاحبہ سید خواجہ علی جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحابیہ ہیں۔ بے اولاد عورتوں کے علاج میں بہت پرانا تجربہ رکھتی ہیں۔ بیشمار بے اولاد عورتیں ان کی ادویہ سے صاحب اولاد ہو چکی ہیں۔ اگر آپ اولاد چاہتی ہیں۔ تو فوراً مفصل حالات مرض تحریر کر کے دوا طلب کریں انشاء اللہ ضرور آپ کی گود ہری ہو گی مکمل دوا کی قیمت ہر حال میں چار روپیہ سے زائد نہیں ہوگی۔ محصولڈاک علاوہ ہوگا۔ سیلان الرحم یعنی سفید پانی کا خارج ہونا اس دوا کی قیمت ایک روپیہ علاوہ محصولڈاک ہے۔ ملنے کا پتہ :۔ شفاخانہ رفاہ نسواں قریب مکان حضرت مفتی محمد صادق صاحب قادیان۔ پنجاب

صرف دو روپیہ آٹھ آنہ (عہ) میں پانچ گھڑیاں

تین عدد ڈمی رسٹ واچ۔ ایک عدد ڈمی پاکٹ واچ۔ ایک عدد اصلی جرمن ٹائم پیس گارنٹی دس سال

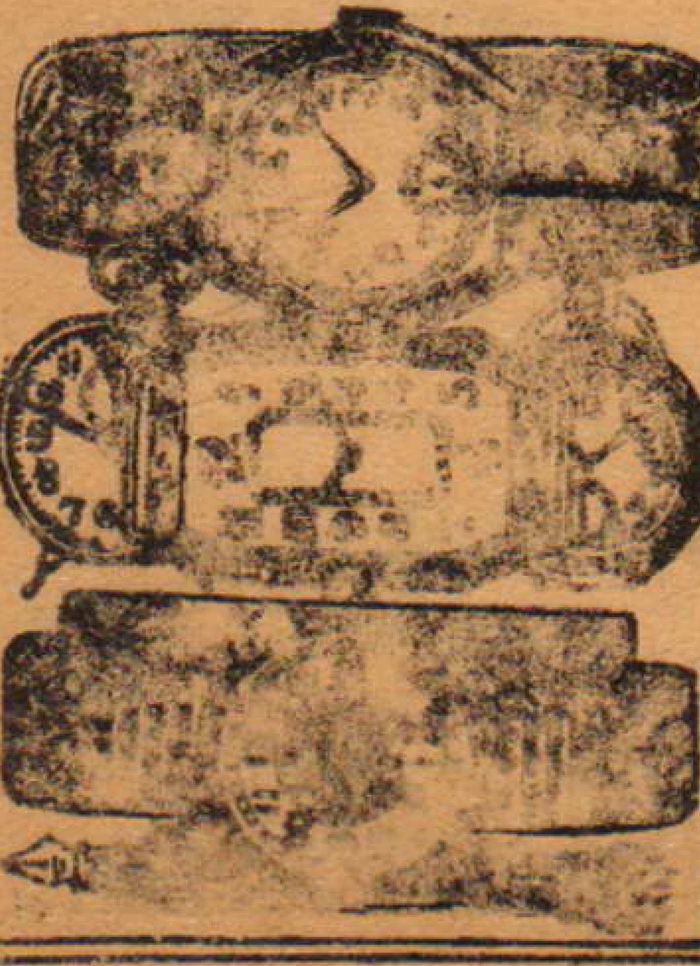

یہ گھڑیاں ہم نے خاص طور پر ولایت سے بڑی بھاری تعداد میں منگوائی ہیں۔ صرف دس ہزار گھڑیاں اس رعائتی قیمت پر فروخت کرنے کا فیصلہ ہے۔ اس لئے جلدی کریں۔ ورنہ یہ موقع بار بار ہاتھ نہیں آئے گا۔ گھڑیوں کے ساتھ ایک فاؤنٹین پن معہ اکیرٹ رولڈ گولڈ نب، اصلی ٹھنڈی عینک۔ ایک خوبصورت موتیوں کا ہار مفت دیا جائے گا۔ محصولڈاک علاوہ۔ پیکنگ علاوہ

ناپسند ہونے پر قیمت واپس

منیجر جرمن ٹریڈنگ کمپنی نمبر ۱۳ سٹھیالی کوٹ ضلع گورداسپور ۳۱

ریشمی بوسکی

دیکھنے میں خوبصورت چلنے میں مضبوط عرض ۲۷ انچ نمونہ کا تھان ۹ گز قیمت دو روپے تیرہ آنے محصول ۸، ۲۵ گز آٹھ روپیہ ۵۰ گز پندرہ روپے ۱۰۰ گز ۲۸ روپے محصول معاف

ریشمی چھینٹ

لحاف تلائی۔ سلوار یا جامہ قمیض جمپر کیلئے نہایت ہی عمدہ ہے قیمت نمونہ کا تھان ۹ گز ۱۳/۲ روپیہ محصول ۸، ۲۵ گز ۱۰/۳/۹ روپیہ ۵۰ گز ۱۸/۱۰ روپیہ محصول معاف ریلوے سٹیشن کا نام تحریر کریں

نوٹ :۔ اگر ان میں ایک تار بھی سوت کا ثابت کر دیں تو ۱۰۰ روپیہ انعام رنگ پختہ یہ شرط ہے۔

پتہ : منیجر پنجاب اینڈ کشمیر سٹور ۲۵ لودیانہ (پنجاب)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نانکنگ ۱۸ر نومبر۔ حکومت چین اپنے دارالحکومت نانکنگ کو تبدیل کر رہی ہے۔ دوسرے لوگ بھی پوری سرگرمی سے شہر کو خالی کرنے میں مصروف ہیں چنانچہ پناہ گزینوں سے سڑکیں بھرتی جا رہی ہیں۔ تمام سرکاری دفاتر کے عملہ جات ۱۹ر نومبر تک نانکنگ سے رخصت ہو گئے ہیں۔ صرف غیر ملکی سفیر اور چین کے فوجی لیڈر وہاں رہیں گے۔

کلکتہ ۱۸ر نومبر۔ حکومت بنگال نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ نظر بندوں کی رہائی کو بسرعت عمل میں لایا جائے۔ چنانچہ ۱۱۰۰ کے قریب نظر بندوں کی فوری رہائی کے احکام جاری کر دئے گئے ہیں ان پر صرف اتنی پابندی ہے۔ کہ وہ جہاں جائیں۔ اپنے پتوں سے حکومت کو مطلع کرتے رہیں۔ بقیہ ۵۰۰ نظر بند بتدریج رہا کئے جائیں گے۔ گاندھی جی نے حکومت بنگال کو اطمینان دلایا ہے کہ وہ دہشت انگیزی کے خلاف ایک عام جذبہ پیدا کرنے کی انتہائی کوشش کریں گے۔ تاکہ بنگال میں اس جرم کا ارتکاب نہ ہو سکے۔

نئی دہلی ۱۸ر نومبر۔ اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ یکشنبہ کو ۲/۱-۴ بجے شام جو زلزلہ آیا تھا۔ اس سے شمال مغربی سرحد پر چترال میں شدید نقصان ہوا ہے۔ اسسٹنٹ پولیٹیکل ایجنٹ کے دفتر اور بنگلہ کے سوا تمام سرکاری عمارتیں منہدم ہو گئی ہیں۔ نیز مہتر چترال کے محل اور دیگر عمارتوں کے کنگروں کو شدید نقصان پہنچا ہے ایک بازار کا ایک چوتھائی حصہ منہدم ہو گیا ہے۔ بازار اور سڑکیں ملبہ سے اٹی ہوئی ہیں۔ دیہات کو بھی نقصان پہنچا ہے۔ چترال میں نقصان جان بھی ہوا ہے۔

بجنور ۱۸ر نومبر۔ اخبار "تیج" اور لاہور کے بعض ہندو اخبارات نے یہ بے پرکی اڑائی تھی۔ کہ مولوی عبد السمیع صاحب جو بجنور کے ضمنی انتخاب میں حافظ محمد ابراہیم کے مقابلہ میں ناکام رہے تھے۔ کانگرس میں شامل ہو گئے ہیں مولوی عبد السمیع صاحب کی طرف سے اس کی پرزور تردید کی گئی ہے۔ اور وہ اس غلط بیانی کی بنا پر اخبار "تیج" کے خلاف قانونی چارہ جوئی کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

ایبٹ آباد ۱۸ر نومبر۔ ایبٹ آباد کے مضافات سے زبردست آندھی کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ آندھی کے بعد شدید بارش اور ژالہ باری بھی ہوئی

لنڈن ۱۸ر نومبر۔ اطلاع مظہر ہے کہ ہائی کمشنر فلسطین کا عہدہ سرجان اینڈرسن گورنر بنگال کو پیش کیا گیا تھا۔ مگر انہوں نے اسے قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ ابھی تک اس عہدہ پر کسی کو مقرر نہیں کیا گیا۔

جموں ۱۸ر نومبر۔ وزیر اعظم جموں و کشمیر نے اعلان کیا ہے کہ حکومت سلک فیکٹری کے کاریگروں کی تنخواہیں بحال کرنے کے مسئلہ پر ہمدردانہ غور کرے گی نیز کہا۔ کہ حکومت کا یہ ارادہ نہیں کہ کارخانہ کو ہمیشہ کے لئے بند کر دیا جائے اس کے بند کرنے کی وجہ یہ ہے کہ مزدوروں کا رویہ اچھا نہ تھا۔ اور انتباہ کے باوجود مظاہرے کرنے سے باز نہیں آتے تھے۔ بعض مزدور واپس آ گئے ہیں اور چہارشنبہ سے کارخانہ میں جزوی طور پر کام شروع کر دیا گیا ہے

لنڈن ۱۸ر نومبر۔ حکومت برطانیہ نے پارلیمنٹ سے یہ سفارش کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ کہ آئندہ اپریل سے حکومت ہند کے لئے ۶ لاکھ پونڈ کی گرانٹ منظور کرے۔ تاکہ حکومت ہند فوج کو جدید اسلحہ سے مسلح کر سکے۔ دارالعوام کے ایک سوال کے جواب میں حکومت کی طرف سے اعلان کیا گیا۔ کہ حکومت برطانیہ نے یہ فیصلہ حکومت ہند سے مشورہ کرنے کے بعد کیا ہے۔

لنڈن ۱۹ر نومبر۔ جاپان۔ آسٹریا اور ہنگری نے جنرل فرانکو کی حکومت کو تسلیم کر لیا ہے۔ چنانچہ ٹوکیو۔ وی آنا اور بوڈاپسٹ سے اس بارے میں اعلان کر دیا گیا ہے

حیفا ۱۸ر نومبر۔ تازہ اطلاع مظہر ہے کہ آج حیفا میں گورہ فوج کے ایک دستہ نے ایک عرب ہوٹل کا محاصرہ کر لیا اور تلاشی لی۔ ہوٹل کے نیچے ایک تہ خانہ کا انکشاف ہوا۔ جس میں بیس کے قریب عرب اسلحہ سازی میں مصروف تھے وہاں سے بم ریوالور۔ ڈائنامیٹ اور جرمن ساخت کی رائفلیں پکڑی گئیں۔ پولیس افسروں کا بیان ہے کہ یہ اسلحہ خانہ بیت اللحم کے اسلحہ کے کارخانہ سے بہت بڑا ہے۔

ٹوکیو ۱۸ر نومبر۔ نانکن کی طرف جو جاپانی افواج یلغار کر رہی ہیں۔ ان کو روکنے کے لئے ایک چینی جرنیل ۔۴ ہزار فوج لے کر نانکن سے روانہ ہو گیا ہے

لاہور ۱۸ر نومبر۔ پیپلز انشورنس کمپنی لمیٹڈ لاہور کے کارکنوں کی ہڑتال ابھی جاری ہے۔ ہڑتالی رات کو دفتر کے اندر ہی رہتے ہیں اور انہوں نے فیصلہ کر رکھا ہے۔ کہ جب تک ان کے مطالبات پورے نہ ہوں وہ دفتر میں ہی رہیں گے۔

حیدر آباد ۱۸ر نومبر۔ حضور نظام کی ٹکسال سے ۶۰ ہزار روپے کے جو کرنسی نوٹ چوری ہو گئے تھے پولیس نے اس سلسلہ میں ایک قلی کو گرفتار کر لیا ہے۔ اس کے قبضہ سے نوٹ بھی برآمد ہو گئے ہیں۔

نئی دہلی ۱۸ر نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ سر سید رضا علی کی جگہ پنڈت ہری دے ناتھ کنزرو کو افریقہ میں حکومت ہند کی جگہ ایجنٹ جنرل مقرر کیا جائے گا۔

الہ آباد ۱۸ر نومبر۔ آج یہاں بعض ہندوؤں اور مسلمانوں کی کشیدگی کے باعث فرقہ وارانہ فساد کا سخت اندیشہ تھا۔ لیکن کانگرسی کارکنوں اور پولیس افسروں نے امن قائم کر دیا۔ پنڈت جواہر لال نہرو بھی خود آ جائے دار وات پر جا پہنچے اور فساد کو روک دیا۔

پٹنہ ۱۸ر نومبر۔ کانگرس کے ایک پبلک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے مسٹر سری کرشن سنہا وزیر اعظم بہار نے کہا یہ نہیں سمجھنا چاہیئے۔ کہ میں ہندو ہوں بلکہ میں پکا ہندوستانی ہوں۔ جب تک میں وزارت پر متمکن ہوں فرقہ پرستی کا خیال تک میرے نزدیک نہیں آئیگا اگر کوئی شخص کسی مسجد کی ایک اینٹ بھی گرائے گا۔ تو میں ساری طاقتیں اس مسجد کی حفاظت پر صرف کر دوں گا۔

بمبئی ۱۸ر نومبر۔ معلوم ہوا ہے۔ حکومت بمبئی نے قرضہ کے مصالحتی بورڈوں کے متعلق ایک مسودہ قانون تیار کیا ہے۔ جس کا مقصد یہ ہے۔ کہ کاشتکاروں پر مصیبت کے ایام میں ساہوکار قرضوں کی وصولی ملتوی کر دیا کریں۔ علاوہ ازیں صوبہ کے طول و عرض میں مصالحتی بورڈ قائم کئے جائیں اس سلسلہ میں ڈسٹرکٹ آفیسروں کے نام ہدایات جاری کر دی گئی ہیں۔

دہلی ۱۸ر نومبر۔ دہلی کے مشہور طبیب حکیم محمد احمد خان صاحب آج انتقال کر گئے۔ آپ حکیم اجمل خان صاحب کے سب سے بڑے بھتیجے تھے۔

پشاور ۱۸ر نومبر۔ معلوم ہوا ہے حکومت سرحد نے فیصلہ کیا ہے کہ صوبہ میں شراب نوشی کی ممانعت کر دی جائے اس حکم کی ابتداء ڈیرہ اسمٰعیل خان سے شروع کی جائے گی۔

امرتسر ۱۸ر نومبر۔ گیہوں حاضر ۳ روپے ۱ آنہ ۹ پائی۔ نخود حاضر ۲ روپے ۵ آنے ۳ پائی۔ کھانڈ دیسی ۷ روپے ۱۲ آنے سے ۸ روپے ۴ آنے تک کپاس ۴ روپے ۴ آنے روئی ۱۱ روپے ۴ آنے سونا ۳۴ روپے ۶ آنے اور چاندی ۵۰ روپے ۴ آنے ہے۔

ماسکو ۱۸ر نومبر۔ حکومت روس نے اعلان کیا ہے کہ جرمنی کی نازی حکومت نے ماسکو۔ فاراکوف۔ ولاڈی واسٹک وغیرہ مقامات میں اپنے قنصل خانے بند کر دیئے ہیں

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی